# 12406 ـ اسلام قبول كرنے كے بعد كفر كى بنا پر قتل كرنا

**سوال**

مرتد كى سزا قتل ہے، اس ميں اتنى شدت اور سختى كيوں ہے ؟

**پسنديده جواب**

الحمد لله.

دين اسلام سے مرتد ہونے والے شخص كى سزا قتل ہے.

الله سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم ميں سے جو كوئى بھى اپنے دين سے پھر جائے اور مرتد ہو جائے اور وہ كفر كى حالت ميں ہى مر جائے تو يہى وہ لوگ ہيں جن كے سارے اعمال دنيا و آخرت ميں تباہ ہو گئے، اور يہى جہنم والے ہيں اس ميں ہميشہ رہينگے البقرة ( 217 ).

اور نبى كريم صلى الله عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو شخص اپنا دين بدل لے اسے قتل كر دو "

اسے امام بخارى رحمہ الله نے صحيح بخارى ميں روايت كيا ہے.

حديث كا معنى يہ ہے كہ: جو شخص بھى دين اسلام چھوڑ كر كسى اور دين ميں چلا جائے اور اس پر قائم رہے اور توبہ نہ كرے تو اسے قتل كر ديا جائيگا.

اور صحيح حديث ميں نبى كريم صلى الله عليہ وسلم كا يہ فرمان بھى ثابت ہے كہ:

" جو مسلمان بھى اس بات كى گواہى ديتا ہے كہ الله تعالى كے علاوہ كوئى اور الہ نہيں، اور ميں الله كا رسول ہوں، اس كا خون كرنا حلال نہيں، ليكن تين وجہ سے اسے قتل كيا جا سكتا ہے، جان كے بدلے جان، اور شادى شدہ زانى كو، اور دين سے نكل جانے اور جماعت كو ترك كرنے والے كو "

اسے بخارى و مسلم نے روايت كيا ہے.

مرتد کی سزا میں تشدید کئی ایک امور کی بنا پر ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1 ۔ یہ سزا دکھلاوے یا بطور نفاق اسلام قبول کرنے سے روکتا ہے، اور اس کے لیے اسلام پر کاربند رہنے کا باعث ہے، تو اسے علم و بصیرت کے ساتھ اسلام قبول کرنے کا اقدام کرنا ہو گا، اور اسے علم ہو کہ دنیا و آخرت میں اس کا انجام کیا ہے۔

کیونکہ اسلام قبول کرنے کا اعلان کرنے والا اسلام کے سارے احکام و قوانین پر راضی و خوشی اوراپنے اختیار سے پابندی کے ساتھ عمل کرنے کی موافقت کر رہا ہے، اس بنا پر اگر وہ دین اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے ہے تو اسے قتل کی سزا دی جائیگی۔

2 ۔ جس نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا وہ مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو چکا ہے، اور جو شخص
مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو گیا اس سے جماعت کی مکمل ولاء و دوستی اور مدد و نصرت مطلوب ہے اور ہر وہ چیز جو جماعت میں فتنہ و فساد کا باعث ہو یا جماعت کو گرانے یا اس کی وحدت کی تفریق و پھوٹ کا باعث ہو اسے ختم کرنے کا پابند ہے۔

اور دین اسلام سے ارتداد مسلمانوں کی جماعت اور اس کے نظام الہی سے خارج ہونا، اور اس میں نقصان دہ اثرات لانے کا باعث ہے، اور اس جرم کے ارتکاب سے لوگوں کو روکنے کے لیے قتل کی سزا ہی سب سے بڑا ڈراوہ اور دھمکی ہے۔

3 ۔ کمزور ایمان کے مالک مسلمان اور اسلام کے مخالف دوسرے لوگ مرتد کے بارہ میں یہ خیال کرینگے کہ اس نے اسلام کی حقیقت اور اس کی تفصیلات دیکھ کر ہی اسلام کو ترک کیا ہے، اگر وہ حق ہوتا تو وہ دین اسلام سے نہ پھرتا، تو اس وقت وہ مرتد کی جانب سے اسلام کے نور کو ختم کرنے کے بارہ میں ہر قسم کے شکوک و شبہات، اور کذب و افتراء اور خرافات کو قبول کرینگے، اور اس سے دلوں میں نفرت پیدا ہوگی، اس لیے اس وقت مرتد کو قتل کرنا واجب اور ضروری ہے؛ تا کہ دین حق کو جھوٹے اور افترا پردازوں کی حفاظت ہو سکے، اور اسلام کی طرف منسوب لوگوں کے ایمان بھی محفوظ رہیں، اور دین اسلام میں داخل ہونے والوں کی راہ سے گندگی بھی صاف ہو۔

4 ۔ اور ہم یہ بھی کہینگے کہ: جب موجودہ دور میں بشری قوانین کی حفاظت کے لیے اور معاشرے کو تباہ کرنے والے جرائم مثلا نشہ آور اشیاء وغیرہ سے روکنے کے لیے قتل کی سزا رکھی گئی ہے، تو جب بشری قوانین کو محفوظ رکھنے کے لیے ایسا ہے تو پھر اللہ کے دین حق جس کے سامنے اور نہ ہی پیچھے باطل آ سکتا ہے، اور جو سارے کا سارا دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی پر مشتمل ہے، اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اپنے ارتدا کو جائز قرار دینے، اور اپنی گمراہی میں پڑنے کی بنا اس دین کے خلاف سازش اور زیادتی کرنے اور اس کا نور مٹانے کی کوشش کرنے والے، اور اس کی شہرت کو خراب کرنے والے، اور اس کے خلاف جھوٹ و افترا پردازی کرنے والے کو سخت ترین

سزا دی جائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء ( 21 / 231 ).

واللہ اعلم .